تلمیحات مراثی انیس و دبیر --- تقابلی تجزیہ

رشید احمد

ABSTRACT:
Use of historical refrain is found in comprehensive form in Urdu dirge elegy. Anees and dabeer are two such mentionable poets who not only wrote dirge elegy but also gave recognition to dirge elegy. The use of historical refrain is found in new styles and new tones in their dirge elegies. Some historical refrain are very simple but some are such that the meanings of which are not accessible for common reader. Meer Anees did not put aside the theme of beautification as a well-informed Artist, however he made his similes strong and energetic owing to the use of Islamic historical refrain in his writings. Dabeer is seen by using new styles, new similes and new historical refrain in his thought to create attractiveness in his writings.

تلمیح عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی ''اشارہ کرنا'' کے ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں کلام میں کوئی ایسا لفظ یا الفاظ استعمال کرنا جس سے کوئی پرانا تاریخی ، سیاسی، مذہبی یا سماجی واقعہ، کوئی آیت، حدیث مبارکہ یا قول یاد آ جائے، تلمیح کہلاتا ہے۔ مختلف نقادوں اور دانشوروں نے تلمیح کے مختلف لغوی و اصطلاحی مفاہیم بیان کیے ہیں۔ تلمیح کو مختلف دانش وروں نے مختلف اقسام میں بانٹا ہے جن میں مذہبی تلمیحات، تاریخی تلمیحات، اساطیری تلمیحات وغیرہ نمایاں ہیں۔

اردو تلمیحات کے متعلق ابو الاعجاز حفیظ صدیقی اپنے خیالات کو یوں سپرد قلم کرتے ہیں:

''رفتہ رفتہ انسان نے ترقی کا قدم اور آگے بڑھایا اور لمبے لمبے قصوں اور واقعات و حالات کی طرف خاص خاص لفظوں کے ذریعے اشارے ہونے لگے جہاں وہ الفاظ زبان پر آئے وہ قصے وہ واقع آنکھوں کے سامنے پھر گئے ایسا ہر اشارہ تلمیح کہلاتا ہے۔''(۱(

اُردو شاعری میں تلمیح نگاری کی ایک معتبر روایت موجود ہے۔ اُردو شاعری میں مذکورہ بالا اقسام تلمیحات اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہیں۔ اُردو شاعری میں میر تقی میر، مرزا اسد اللہ خاں غالب، ن۔م راشد، مجید امجد، علامہ اقبال اور عبدالعزیز خالد، فیض احمد فیض وغیرہ نے کئی لاجواب تلمیحات اپنی شاعری میں برتی ہیں۔

تلمیحاتِ میر انیس پر بات کی جائے تو ان کے مرثیوں میں تلمیحات کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ انہوں نے مختلف رُسل کی تلمیحات کو اپنے مرثیوں میں بیان کیا ہے ان رسولوں میں حضرت دائود، حضرت سلیمانؑ، حضرت یوسفؑ، کنعانِ یوسفؑ، ید بیضا، عصائے موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ ، حضرت یونسؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت ایوب□ اور حضرت محمد□ کی تلمیحات شامل ہیں۔

تلمیحات رُسل کے حوالہ سے میر انیس کا مرثیہ بعنوان ''یا رب چمن نظم کو گل زارِ ارم کر '' لائق توجہ ہے جس میں میر انیس نے حضرت سلیمان کی تلمیح کا استعمال کمال مہارت سے کیا ہے۔ مذکورہ شعر کو ذرا ملاحظہ فرمائے:

دیکھے نہ کبھی صحبت انجم فلک پیر
ہو جائے ہوا بزم سلیماں کی بھی توقیر (۲(

اس کے بعد میر انیس نے اسی مرثیے میں حضرت یعقوب اور یوسف کی تلمیح استعمال کی ہے جب کئی سالوں کے بعد حضرت یعقوب کی اپنے پیارے بیٹے حضرت یوسف سے ملاقات ہوئی۔ مذکورہ شعر پر ذرا نظر ڈالیے:

یہ خانہ کعبہ کی مہابات کے دن ہیں
یعقوب سے یوسف کی ملاقات کے دن ہیں (۳(

اس کے بعد انہوں نے قرآنی تلمیحات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں قرآن پاک، حضرت خضرؑ، حضرت جبریلؑ، کشتیِ نوحؑ، شبِ معراج، ابلیس، آیت الکرسی، ولشمس، والضحیٰ، سورۃ العادیات، انجیل، زبور وغیرہ زیادہ نمایاں ہیں۔

اس کے بعد تلمیحات سلاطین زیادہ نمایاں ہیں۔ مذکورہ سلاطینی تلمیحات میں ایرانی بادشاہ رستم جمشید، جام جمشید، ایرانی بادشاہ دارا، خسرو پرویز، خاقانِ قیصر، سکندر زیادہ اہم ہے۔

تلمیحات سلاطین کے حوالہ سے سکندر اور خسرو کی تلمیح کو میر انیس نے اپنے شعر میں کچھ یوں قلمبند کیا ہے:

بخت پائے ہیں سکندر کے غلام نو نے
گنج لایا ہوں ، دیکھا جو نہ تھا خسرو نے (۴(

میر انیس نے مکانی تلمیحات کو بھی اپنے مرثیوں میں برتا ہے۔ ان میں خانہ کعبہ، دریائے فرات، عرب و روم، مصر، شام، کوفہ، مقام کربلا قلزم، کوہِ طور، لائقِ ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے عسکری تلمیحات کا ذکر بھی کثرت کے ساتھ اپنے مرثیوں میں کیا ہے۔ ان تلمیحات میں غزوات کا ذکر بھی کثرت کے ساتھ کیا ہے۔ ان تلمیحات میں غزوہ بدر و حنین، غزوہ احزاب ، غزوہ احد، درہ خیبر، حضرت امام حسینؓ کے جہاد اور حضرت علیؓ کی تلمیحات کو زیادہ برتا ہے۔ دیگر تلمیحات میں یزید کی تلمیح، مرحب، تسبیح فاطمہؓ کی تلمیحات زیادہ اہم ہیں۔ مجموعی طور پر تلمیحاتِ میر انیس میں دو طرح کی تلمیحات شامل ہیں۔ ان کی تلمیحات میں تاریخی تلمیحات زیادہ نمایاں ہیں۔ جن میں انہوں نے تاریخی واقعات یعنی حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت ابراہیمؑ اور مختلف سلاطین کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بالخصوص اہلِ بیت اور واقعہ کربلا سے متعلق تلمیحات کا ذکر اپنے مرثیوں میں زیادہ کیا ہے۔

مرزا دبیر نے بھی اپنے مرثیوں میں تلمیحاتِ رُسل کا وسیع ذخیرہ برتا ہے۔ مرزا دبیر کی زیادہ تر تلمیحات اسلامی اور رُسل سے متعلق ہیں جس کا منہ بولتا ثبوت ان کا یہ مذکورہ بالا بند ہے:

لقمان نے حکمت کی سند پائی ہمیں سے

عیسیٰ نے بھی سیکھی ہے، میسحائی ہمیں سے
ایوب نے کی اخذ شکیبائی ہمیں سے
اور مہر سلیمان کو بھی ہاتھ آئی ہمیں سے
ہم بندوں سے صانع نے کمال اپنا دکھایا
حکم اپنا، وقار اپنا، جلال اپنا دکھایا (۵(

مذکورہ تلمیحات میں حضرت آدمؑ، حضرت ایوب، حضرت یونسؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت ابراہیم ایوبؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت موسیٰؑ، عصائے موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد□ شامل ہیں ان تلمیحات میں حضرت یوسفؑ کی تلمیح مختلف زاویوں سے بیان کی گئی ہے۔ انہوں نے حضرت یوسفؑ کے حسن، مصر کی ملکہ کا حسن یوسفؑ پر فدا ہونا اور کنعانِ یوسف کی تلمیح پر بھرپور روشنی ڈالی ہے۔ مرزا دبیر نے قرآنی تلمیحات کو بھی اپنے مرثیوں میں بیان کیا ہے۔ مذکورہ تلمیحات میں قرآن پاک کی تلمیح، سورۃ الحمد، سورۃ یٰسین، سورۃ فجر، سورۃ اخلاص، حضرت خضرؑ، آبِ حیات، چشم حیواں، کشتی نوحؑ، حضرت مریمؑ، منکرو نکیر، کوثر و تسنیم، شب قدر، زلیخا، اسرافیل، ابو لہب، جبریلؑ، انجیل نمایاں ہیں۔ مرزا دبیر نے مختلف تاریخی بادشاہوں اور سلاطین کی تلمیحات کو بھی اپنے مرثیوں میں برتا ہے۔ ان تلمیحات میں افلاطون، ارسطو، رستم، سکندر، قیصر، کسریٰ، فرعون، جمشید، خاقان شامل ہیں۔ مکانی تلمیحات میں خانہ کعبہ، طور، کنعان، چین، ختن، مصر، فرات، کوفہ، روم، شام، عراق، یمن وغیرہ کی تلمیحات زیادہ نمایاں ہیں۔ مرزا دبیر نے عسکری تلمیحات کو بھی اپنے مرثیوں میں برتا ہے۔ ان عسکری تلمیحات میں دیگر جنگی معرکوں کے علاوہ غزوات کا ذکر بھی نمایاں ہے۔ ان عسکری معرکوں میں جنگ صفین، جنگ خندق، جنگ تبوق اور دیگر غزوات کا ذکر ہے۔ دیگر تلمیحات میں اسد اللہ، فاتح خیبر، ابو تراب، تسبیح فاطمہؓ زیادہ اہم ہیں۔

مرزا دبیر کے مراثی میں تلمیحات کی بھر مار نظر آتی ہے اور یہ بھر مار ان کے کلام کی خامی نہیں بلکہ ان کی فنی مہارت اور چابکدستی کے زمرے میں آتی ہے اس حوالہ سے مرزا دبیر کا زبان زدِ عام بند لائق توجہ ہے:

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے
رستم کا بدن زیر کفن کانپ رہا ہے
ہر قصرِ سلاطین زمن کانپ رہا ہے
شمشیر بکف دیکھ کے حیدر کے پسر کو
جبریل لرزتے ہیں سمیٹے ہوئے پر کو (۶(

میر انیس اور مرزاد بیر کی تلمیحات کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے تو مذکورہ دونوں مرثیہ نگاروں کے ہاں تلمیحات کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ دونوں کی تلمیحات میں جہاں بہت زیادہ مشابہتیں موجود ہیں وہاں اختلافات بھی نمایاں ہیں۔ اگر مشابہتوں اور اتفاقات کی بات کی جائے تو انہوں نے مختلف رسولوں کی تلمیحات کو بیان کیا ہے۔ ان میں چھ انبیاؑ کی تلمیحات زیادہ نمایاں ہیں۔ دونوں مرثیہ نگاروں

نے حضرت یوسفؑ کی تلمیحات کو زیادہ بیان کیا ہے۔ ان تلمیحات میں کنعانِ یوسفؑ، اقتدارِ یوسفؑ، حسنِ یوسفؑ، عشقِ زلیخا وغیرہ زیادہ اہم ہیں۔ دونوں مرثیہ نگاروں نے کئی بار مذکورہ تلمیحات کو اپنے مرثیوں میں برتا ہے۔ حضرت سلیمانؑ کی تلمیح کو بھی دونوں مرثیہ نگاروں نے کئی بار برتا ہے۔ا س کے علاوہ دونوں مرثیہ نگاروں نے حضرت موسیٰؑ اور ان کی ذیلی تلمیحات ید بیضا اور عصائے موسیٰؑ کو بھی اپنے مرثیوں میں بیان کیا ہے۔ دیگر تلمیحات میں حضرت عیسیٰؑ، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمد ﷺ کی تلمیحات میں بھی مشابہتیں موجود ہیں۔

اس کے علاوہ عسکری تلمیحات میں بھی دونوں مرثیہ نگاروں کے ہاں مشابہتیں موجود ہیں۔ دونوں مرثیہ نگاروں نے جن جنگی معرکوں کا ذکر کیا ہے، ان میں جنگِ بدر، معرکہ خیبر، جنگ صفین، غزوہ خندق، جنگ احد زیادہ نمایاں ہیں۔ واقعہ کربلا سے متعلق دونوں مرثیہ نگاروں کے ہاں جو مشابہتیں موجود ہیں، ان سے انکار کسی صورت ممکن نہیں ہے۔ دونوں مرثیہ نگاروں نے واقعہ کربلا کے ہر ہر جزو پر پوری تفصیل سے لکھا ہے۔ یزید کی فوج کی سربراہی شمر کے ہاتھ تھی اور شمر نے حضرت امام حسینؓ اور ان کے جاں نثار ساتھیوں پر ظلم وستم کے جو پہاڑ توڑے، وہ ناقابلِ بیان ہیں۔ واقعہ کربلا سے جڑی تلمیحات دونوں مرثیہ نگاروں کے ہاں بھرپور آب و تاب کے ساتھ موجود ہیں۔ ان میں دریائے فرات کی تلمیحات، یزید اور شمر کی تلمیحات، حضرت عباسؓ کی تلمیحات، حضرت فاطمہؓ کی تلمیحات، حضرت قاسمؑ، حضرت اصغرؓ، حضرت علی اکبرؓ اور حضرت امام حسینؓ کی ثابت قدمی کے ساتھ ساتھ حضرت زینبؓ کی تلمیحات بھی دونوں مرثیہ نگاروں کے ہاں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت علیؓ سے متعلق تلمیحات میں بھی نمایاں مماثلتیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اگر سلاطین کی تلمیحات کا ذکر کیا جائے تو دونوں شعرا کے ہاں نمایاں مماثلتی تلمیحات میں جام جمشید، دارا، سکندر، رستم اور مرحب کی تلمیحات اہم ہیں دارا اور رستم کا تعلق ایرانی سلاطین سے تھا۔ سکندر نے آدھی ونیافتح کرنے کا دعویٰ کیا جبکہ جمشید اور مرحب کی تلمیحات سے متعلق بھی مشابہتیں دونوں مرثیہ نگاروں کے ہاں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت خضرؑ اور آب حیات کی تلمیحات میں نمایاں اتفاق و مشابہت دونوں شعرا کے ہاں موجود ہے۔ حضرت خضرؑ سے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ ان کی حکمرانی پانیوں اور آبی مخلوق پر ہے اور انہوں نے آبِ حیات پی رکھا ہے۔آبِ حیات کی یہ خاصیت ہے کہ جو کوئی ذی روح اسے پی لے اسے قیامت تک موت نصیب نہ ہو گی۔ حضرت خضرؑ نے آبی مخلوق اور دنیا کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ ان سے متعلق اور آبِ حیات کی تلمیح بھی دونوں مرثیہ نگاروں نے کئی بار استعمال کی ہے۔ مذکورہ دونوں مرثیہ نگاروں کے ہاں مذکورہ بالا تلمیحات میں مشابہت پائی جاتی ہے۔

اگر میرا نیس کے مرثیوں اور مرزا دبیر کے مرثیوں میں اختلافی پہلوئوں کا جائزہ لیا جائے تو دونوں شعرا کے ہاں مستعمل تلمیحات میں چند نمایاں اختلافات و افتراقات بھی سامنے آتے ہیں۔ ان میں سب سے اہم تلمیح حضرت آدمؑ کی ہے۔ مرزا دبیر نے حضرت آدمؑ کی تخلیق، ابلیس کا آدمؑ کو سجدے سے انکار، ذات کائنات کا ابلیس کو دھتکارنا، حضرت آدمؑ کو تمام اشیا کے نام سکھلانا، حضرت حواؑ کی تخلیق اور دونوں کی جنت سے بے دخلی کو کئی بار اپنے مرثیوں میں بیان کیا ہے جبکہ میرانیس کے ہاں حضرت آدمؑ کی تلمیح کہیں بھی بیان نہیں ہوئی۔ اس کے بعد شمر کی تلمیح بھی میر انیس نے ایک بار

غیر واضح انداز میں بیان کی ہے جس سے پوری آگاہی حاصل نہیں ہوتی اس کے برعکس مرزا دبیر نے شمر کی تلمیح کو بھی کئی بار نہایت واضح انداز میں بیان کیا ہے حضرت محمد کا معجزہ شقِ بدر بھی مرزا دبیر کے ہاں تلمیح کی صورت میں موجود ہے جبکہ میر انیس نے ان کے حوالے سے معجزات کا ذکر اپنے مرثیوں میں کہیں بھی نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا ذکر بھی میر انیس کے ہاں دکھائی نہیں دیتا جبکہ مرزا دبیر نے کئی بار اپنے مرثیوں میں حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا ذکر کیا ہے۔ مرزا دبیر نے یونانی فلاسفروں اور دانش وروں افلاطون، ارسطو اور سقراط کا ذکر بھی کئی بار اپنے مرثیوں میں کیا۔ فرعون اور غزوہ کے خدائی کے دعوئوں کا ذکر بھی مرزا دبیر کے ہاں واضح دکھائی دیتا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ میر انیس اور مرزا دبیر کا شمار اُردو کے سرفہرست مراثیہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کے مرثیے فنی اور اسلوبیاتی حوالے سے اپنی مثال آپ ہیں۔ دونوں کے مرثیوں میں تلمیحات کا ایک جھرمٹ اور ذخیرہ دکھائی دیتا ہے۔ دونوں مرثیہ نگاروں نے تاریخی، مذہبی، سلاطین و بادشاہوں اور مکانی تلمیحات زیادہ استعمال کی ہیں۔ دونوں مرثیہ نگاروں کے ہاں واقعہ کربلا اور اہلِ بیت سے متعلق تلمیحات زیادہ نمایاں ہیں۔ باہم تقابلی جائزے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ دونوں مرثیہ نگاروں نے کئی لاجواب تلمیحات اپنے مرثیوں میں برتی ہیں مگر مرزا دبیر کے مرثیوں میں مستعمل تلمیحات میں تنوع اوررنگا رنگی میرا نیس کے مرثیوں کی بانسبت کہیں زیادہ اور واضح انداز میں ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ صدیقی ، ابو الاعجاز حفیظ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان ، س ن ، ص ۷۳

۲۔ انیس، میر ببر علی، منتخب مراثی انیس، مرتب ؛ مرتضی حسن فاضل لکھنوی، لاہور: مجلس ترقی ادب، طباعت سوم ، ۲۰۱۰ء، ص ۵۰

۳۔ ایضاً، ص ۵۳

۴۔ ایضاً، ص۱۶۴

۵۔ دبیر، مرزا سلامت علی، منتخب مراثی دبیر، مرتب: ڈاکٹر ظہیر فتح پوری، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم، ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۸

۶۔ ایضاً، ص ۸۱

/....../